السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باکرہ بالغہ کا نکاح بغیر موجودگی اور بغیر رضامندی باپ ہندہ کے جو بارہ کوس اپنے علاقہ پر تھا برضامندی اور ہندہ و بسکوت خود ہندہ وقت اجازت غیر ولی کے ہوگیا۔ باپ ہندہ کا جو ولی ہے، پہلے بھی اس نکاح سے راضی نہیں تھا اور اب بھی نہیں۔ لہذا ایسا نکاح جو وقوع میں آیا ہو، وہ عند اللہ و عند الرسول جائز اور صحیح نکاح ہے یا باطل اور فاسد قابل فسخ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا نکاح جائز نہیں ہے اس لیے کہ جو نکاح عورت کا بلااذن اس کے ولی کے ہو، جائز اور صحیح نہیں ہے، بلکہ باطل اور ناجائز ہے اور جبکہ ایسا نکاح صحیح نہیں ہے، بلکہ باطل و ناجائز ہے تو اس کا فسخ کیسا؟ فسخ تو اُس چیز کا ہوتا ہے جو موجود اور ثابت ہو اور جب ایسا نکاح شرعاً ثابت و موجود ہی نہیں تو فسخ کی کیا صورت ہے؟ ہاں ہندہ میں اور اس شخص میں جس کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا گیا ہے، تفریق واجب ہے۔ مشکوۃ شریف (ص: 262چھاپہ دہلی) میں ہے:

ائشہ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل، فنکاحھا باطل،[1] (رواہ ترمذی، وابوداود)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔۔۔۔۔)

وقد ذہب الی ہذا علی رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ وابوہریرۃ رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا والحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ وابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ وابن شبرمۃ وابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ والعترۃ واحمد رحمۃ اللہ علیہ واسحاق رحمۃ اللہ علیہ والشافعی رحمۃ اللہ علیہ وجمہور اہل العلم فقالوا: لایصح العقد بدون ولی وقال ابن المنذر: انہ لایعرف عن احد من الصحابۃ خلاف ذلک[2]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "ولی (کی اجازت) کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہوتا، اس فرمان میں موجود نفی یا تو ذات شرعیہ کی نفی ہے کیوں کہ ذات موجودہ یعنی عقد کی صورت ولی کے بغیر شرعی نص ہے، یا اس نفی کا تعلق صحت کے ساتھ ہے۔ جو ذات کی طرف اقرب المجازین ہے، تو اس بنا پر ولی کے بغیر نکاح باطل ہوگا، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی مذکورہ بالا روایت میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ اور جس طرح ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث دلالت کرتی ہے، کیوں کہ نہی فساد پر دلالت کرتی ہے اور فساد بطلان کے مترادف ہے۔ چنانچہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عترہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ: ، اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور جمہور اہل علم رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ولی کے بغیر عقد (نکاح) صحیح اور درست نہیں ہے۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی سے اس کے خلاف معروف و معلوم نہیں ہے۔

---

[1]۔ مسند احمد(6/47)سنن الدارمی(2/185)

[2]۔ نیل الاوطار(6/178)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:466

محدث فتویٰ